

قیمت سالانہ ۳ر

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۶ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے۔ ۴۔ اکتوبر ۱۹۱۸ء | نمبر ۴۰

گلدستۂ اخبار

سالونکس کو معلوم ہوا ہے کہ بلغاریہ بلا کسی شرط کے مطیع ہو گیا ہے۔

بلغاریہ نے سالونکس سے التوائے جنگ اور صلح پر گفتگو کرنے کے لئے درخواست کی ہے۔

بلغاریہ کی اس درخواست پر جرمنی اور آسٹریا ہنگری میں ہلچل پڑ گئی ہے۔

جرمنی اخبارات بلغاری وزیر اعظم کو دھوکا دہی کے الزام میں معزول کر دینے کا مشورہ دے رہے ہیں۔

جرمن برٹش جنگی صندوقوں (ٹنکوں) سے بڑے حیران ہو رہے ہیں۔

یہ جنگی صندوق دشوار گذار جگہوں میں بھی جا کر دشمن کا بڑا نقصان کر کے صحیح سلامت واپس آ جاتے ہیں۔

کرپ (جرمنی) کے کارخانہ نے تمام دیگر کام چھوڑ کر ان جنگی صندوقوں کی ہلاکت کے لئے مشین تیار کرنا شروع کر دیا۔

لندن سے ۲۳ ستمبر کی خبر ہے کہ فلسطین میں اب تک دشمن کے پچاس ہزار آدمی گرفتار ہو چکے ہیں۔

سوئٹزرلینڈ کی رپوٹوں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ جرمن رومانیہ سے نکلے جا رہے ہیں۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جرمن سول افسران رومانیہ سے بچانے کا غذات وغیرہ بسرعت تمام باہر لیجا رہے ہیں۔

۱۸ جولائی سے لیکر اب تک اتحادیوں نے دو لاکھ آدمی سو ہزار توپیں ۲۰ ہزار کلدار توپیں علاوہ ازیں بہت سا سامان و اسباب قبضہ میں کر لیا ہے۔

اس تعداد میں وہ اسیران جنگ شامل نہیں ہیں جو فلسطین مقدونیہ اور میسوپوٹامیہ میں گرفتار ہوئے

جنگی صندوق (ٹینکس) کلدار توپوں کا خوب صفایا کر دیتے ہیں۔

فرانس میں کیمبرائے اور سینٹ کونٹین ہنوز برسر جنگ ہے، ان دونوں کے وسط میں شہر کیٹیلیٹ اتحادیوں نے لیلیا ہے کیمبرائے اور سینٹ کونٹین پر بھی عنقریب ہی اتحادیوں کا قبضہ ہونیوالا ہے۔

بیلجیم کی فوجیں بھی فلینڈرز میں بڑی کامیابی کے ساتھ حملے کرتے اور آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔

بیلجیم کا بادشاہ خود بیلجیمی اور سیکنڈ برٹش آرمیز پر حکمرانی کرتا ہے اور میدان جنگ میں ہے۔

جاپانی فوجیں سائیبیریا میں برابر آگے بڑھ رہی ہیں انہوں نے تمام آمور ریلوے پر قبضہ کر لیا ہے۔

ریاست سوکیت کی رانی صاحبات نے شہنشاہ معظم کی نقرئی شادی فنڈ میں ۱۵ ہزار روپیہ دیا ہے۔

بلغاریہ میں التوائے جنگ کی درخواست منظور ہو گئی۔

تار برقیات

بلغاریہ کی درخواست التوائے جنگ پر دستخط ہوگئے

تازہ ترین خبر ہے کہ سالونیکا میں التوائے جنگ کے عہدنامہ پر دستخط ہوگئے ہیں۔ اور بلغاریہ کیساتھ جنگ میں ۳۰ ستمبر کی دوپہر سے التوا ہے۔ بلغاریہ نے اتحادیوں کی تمام شرطیں منظور کر لی ہیں۔ مسٹر بونرلا نے لندن کے گلڈہال میں تقریر کرتے ہوئے اعلان کر دیا کہ بلغاریہ کیساتھ جو کنونشن ہوئی ہے اس میں اتحادیوں کو بلغاریہ کی تمام ریلوں پر پورا اختیار حاصل ہوگیا ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ تمام بلغاریہ پر قبضہ ہوگیا ہے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ جرمنی اور مشرق کے درمیان جو تعلق اس طرف تھا وہ ٹوٹ گیا ہے۔ اور جرمن وسطی مشرقی سلطنت کی بابت جرمنی کا خواب ہمیشہ کے لئے خواب ہوگیا۔ اس نے یہ بھی کہا کہ ۱۸ جولائی سے لیکر آجتک برٹش ایمپائر کی فوجوں نے ایک ہزار مربع میل علاقہ ۲۵۰ گاؤں اور ایک لاکھ ۴۰ ہزار جرمن اسیر کرلئے۔ گذشتہ دو برسوں میں برٹش ایمپائر کی فوجوں کا نقصان بہ نسبت کسی اتحادی کے نقصان کے بہت ہوا ہے۔ بونرلا نے آخر میں کہا کہ یہ انجام کا آغاز ہے۔ اتحادیوں کے جنگی مقاصد اب حاصل ہوجائینگے۔ اگر کوئی خطرہ باقی ہے تو وہ محاذ جنگ کا نہیں ہے۔ مبارک! مبارک!! مبارک!!!

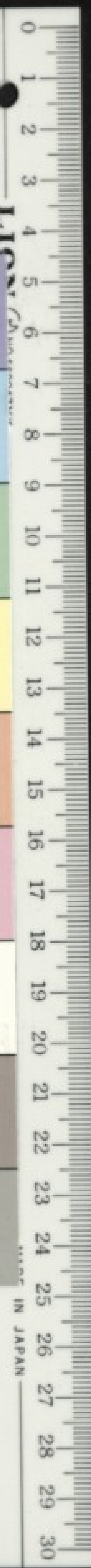
بلغاری صلح کی شرائط

۳۰ ستمبر خبر جو لندن سے موصول ہوئی اور ۳ اکتوبر کے سول اینڈ ملٹری گزٹ میں شایع ہوئی ہے۔ یہ ہے کہ رائیٹر کو معلوم ہوا ہے کہ بلغاری التوائے جنگ فوراً عمل میں آیا ہے۔ اس کی شرائط یہ ہیں کہ جس قدر حصے یونان اور سربیہ کے دشمن کے ہاتھ میں ہیں وہ فوراً سب خالی کر دیئے جائیں فوج کی نقل وحرکت سب بند کر دیجائے اور ہر قسم کے ذرائع بہم رسانی مال کشتیاں اور ریلوے اتحادیوں کے حوالہ کر دیجائیں۔ مزید بران اتحادیوں کا اختیار تمام اسلحہ پر ہوگا جو سب جگہوں سے ایک جگہ جمع کئے جائینگے۔ اتحادیوں کو بلغاریہ میں آنے جانے کی آزادی ہوگی۔ اور ضروری جنگی مورچوں میں داخل ہونے کا انکو مجاز اور اختیار ہوگا۔ یہ دخل انگریزی۔ فرانسیسی اور اطالیانی افواج کو ہوگا۔ اور یونانی علاقوں میں یونانی فوجیں اور سرویائی علاقوں میں سرویائی فوجیں رہینگی۔ جو انتظام کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ بلغاریہ کی افواج نہایت کامل طور پر مطیع ہوجائے۔ یہ نتائج بہت دور تک پہنچینگے پولیٹکل سوالات آخری اور عام صلح کی کانفرنس میں طے ہونگے۔ امید کیجاتی ہے کہ اس طرح سے بلقان میں مستقل صلح ہوجائے گی۔ اور اتحادیوں کو اب بلقانی مسائل کے دوستانہ طور پر حل کرنے میں بڑی سہولیت ہوجائیگی۔ جو کسی اور سکیم سے نہیں ہوسکتی تھی۔

واشنگٹن (امریکہ) سے براہ لندن یکم اکتوبر کی خبر ہے کہ صوفیہ میں جو امریکن کونسل جنرل ہے اور جو بلغاری مختار کل حکام کے ساتھ سالونیکا کو گیا تھا۔ اسکو صلح کے بارے میں رسل ورسائل کرنے میں شریک ہونے کی کوئی ہدایت نہیں دیگئی تھی۔ اور اغلب ہے کہ وہ صرف دیکھنے ہی کو چلا گیا تھا۔

بلغاریہ کیساتھ جنگ کا خلاصہ

ایک فرانسیسی مشرقی مراسلہ میں گذشتہ پندرہ دنوں کی جلیل القدر فتوحات پر نظر ثانی کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ التوائے جنگ پر ۲۹ ستمبر کی شام کو رات کے گیارہ بجے سالونیکا میں دستخط ہوئے۔ ویسٹرنیک سے سوکل تک کی کوہستانی حدود پر صرف دو فرانسیسی اور ایک سرویائی ڈویژن سے ۱۵ ستمبر کو جارحانہ حملہ شروع ہوا اس رخنہ اندازی میں جو بتدریج زیادہ زیادہ ہوتا گیا۔ سرویا کی فوجیں جنکی حمایت میں فرانسیسی اور یونانی دستے تھے۔ باوجود سرزمین کی غیرمعمولی دشواریوں کے اور سخت مقابلہ کے۔ کاواڈار اور زیمیکاؤ کے علاقہ میں اپنی بڑی بڑی منازل مقصود تک برابر بڑھتی رہیں۔ ۲۰ ستمبر کو وہ فوجیں ان منازل پر پہونچگئیں اور پہلے بلغاری لشکر کی جو وارڈر میں مشغول جنگ تھا۔ اور دوسرا جرمنی بلغاری لشکر جو مناسٹیر کے شمال میں تھا۔ ان کے خط کو بالکل کاٹ ڈالا۔ اس تمام جنگ میں تمام اتحادی فوجوں نے ایک دوسرے سے بڑھ بڑھکر برداشت شجاعت اور قربانیاں کیں۔ برٹش اور یونانی ڈویژنوں نے ایک سخت لڑائی کے بعد ۱۸ ستمبر کو دشمن کے وہ سب مورچے لے لئے جو ڈوائرن پر ہیں اور یہاں پر دشمن کی بھاری فوج کو اٹھا دیا۔ ۲۰ ستمبر کے بعد تک مناسٹیر کی اطالوی۔ یونانی۔ اور فرانسیسی فوجیں مشغول جنگ رہیں۔ ۲۲ ستمبر کو عام تعاقب شروع ہوا۔ جو بڑی سرگرمجوشی اور شجاعت کے ساتھ کیا جاتا رہا۔ ۲۳ ستمبر کو سرویائی فوجیں کریولاک کے نزدیک دریائے وارڈر سے عبور کر گئیں۔ ۲۴ ستمبر کو فرانسیسی رسالہ پریلیپ میں داخل ہوگیا۔ ۲۵ ستمبر کو اسٹیپ اور نیز بلاشتنزا کے پہاڑ لے لئے گئے۔ انگریز سٹرومنٹزا تک دباتے چلے گئے۔ اور ۲۸ ستمبر کو اس پر قبضہ کر لیا اور سروی لشکر کو چانا اور بلیس تک پہنچ گیا اور فرانسیسی اور اطالوی کیچیوو پر حملہ آور ہوئے۔ ۲۸ ستمبر کی شام کو بلغاریوں نے التوائے جنگ کے لئے درخواست کی۔ اور اپنے مختار کل حکام کو بھیجنے کا اعلان کیا۔



ایڈیٹوریل نوٹس

ابراہیم کی سوانحعمری تالمود کے بیان کے مطابق

(تالمود یہودیوں کی روایات اور تفسیرات اور تمثیلات اور منقولات کی ایک ضخیم کتاب ہے جس کا مفصل ذکر کسی وقت ناظرین کے پیش نظر کیا جائیگا۔ سردست حضرت ابراہیم بزرگ اور نبی کا مختصر احوال اس میں سے ہدیہ درج کرتے ہیں۔ ایڈیٹر)

نحور کا بیٹا تارح شاہ نمرود کا ایک بڑا افسر تھا اور اپنے بادشاہ کا نہایت ہی مورد الطاف تھا۔ جب تارح کی بیوی امتعیتا سے جو کرنیبو کی بیٹی تھی ایک بیٹا پیدا ہوا تو اُس نے (یعنی امتعیتا نے) بچے کا نام ابرام رکھا (یعنی بزرگ باپ) اس وقت تارح کی عمر ۷۰ برس کی تھی۔ جس رات ابرام پیدا ہوا اُس کے والد نے اپنے دوستوں کی ضیافت کی جن میں شاہ نمرود کے مجوسی اور جادوگر بھی شریک تھے۔ رات تو سبھوں نے عیش و طرب میں گذاری مگر جب وہ اپنے میزبان کے گھر سے اپنے اپنے گھروں کو صبح کے وقت روانہ ہوئے تو باہر نکلکر کیا دیکھتے ہیں کہ اُن کے سامنے مشرق میں ایک بڑا سا اور درخشاں ستارہ نمودار ہوا اور آسمان کے چاروں کونوں پر کے چار ستاروں کو کھا گیا۔ اس وقوعہ سے وہ نجومی حیران رہ گئے۔ اور ایک دوسرے سے یوں باتیں کہیں

سچ مچ اس واقعہ کا تعلق تارح کے اسی بچے کے ساتھ تھا جو آج پیدا ہوا ہے۔ بڑا ہوکر یہ بچہ نہایت برومند ہوگا اور طاقت اور فضیلت میں بڑا ہوکر بڑھیگا۔ اور اُس کی اولاد اس سلطنت کو برباد اور اس سرزمین کو اپنے قبضہ میں کریگی۔ اس معاملہ پر غور کرتے ہوئے وہ اپنے گھروں کو روانہ ہوئے۔ اور جب وہ ایک گھر میں جمع ہوئے تو انہوں نے آپس میں کہا۔ دیکھو یہ عجیب و غریب ماجرہ جو ہمیں نظر آیا ہے آؤ ہم اس کا ذکر بادشاہ سے کردیں۔ کیونکہ اگر یہ خبر کسی اور طرح سے پہنچیگی تو وہ ہماری اُس رازداری کے سبب ہم سے خفا ہو جائیگا۔ اور ممکن ہے کہ ہماری اس بے اعتنائی کی وجہ سے وہ ہمیں قتل کروا دے۔ پس آؤ ہم یہ معاملہ اُس تک پہنچا کر الزام سے بری ہو جائیں ✦

پس وہ بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُسے بادشاہ تا ابد جیتا رہ کہکر آداب بجا لائے۔ اور نجومیوں کے سردار نے اُس نظارہ کا بیان جو انہوں نے دیکھا تھا بادشاہ سے کر دیا۔ اور اُس کی وہ تعبیر اور معنی بھی بتا دیئے جو اُن کے خیال میں اس نظارہ کی موجب تھی۔ اور اس نظارہ اور اُس کی تعبیر کا باہمی تعلق جتاتے ہوئے اُنہوں نے کہا۔ اب اگر بادشاہ سلامت منظور کریں تو ہم حضور کو مشورہ دیتے ہیں کہ روپیہ دے کر اُس کے باپ سے وہ بچہ خرید لیا جائے اور اُسے بچپن ہی میں ہلاک کر دیا جائے۔ مبادا وہ آئندہ ایام میں اُس کے اور اُس کی اولاد کے ذریعہ ہم اور ہمارے بچے بالکل ہلاک کر دیئے جائیں؟ بادشاہ نے اپنے خادموں کی باتیں خوب دھیان دے کر سنیں اور اُن کے مشورہ کو قبول فرمایا۔ قاصد بھیج کر تارح کو بلا بھیجا۔ جب تارح خدمت میں حاضر ہوا تو بادشاہ نے وہ تمام باتیں اُس سے بیان کر دیں جو نجومیوں نے اُس سے کہی تھیں۔ اور کہا بس اب

وہ بچہ ہمارے حوالے کر دے تاکہ پیشتر اس سے کہ یہ بلا ہم پر نازل ہو ہم اُس کو قتل کر ڈالیں۔ اور اُس کے معاوضہ میں ہم تیرے مکان کو چاندی اور سونے سے بھر دینگے۔ تارح نے جواب دیا۔ میں نے اپنے خداوند کی باتیں سن لیں۔ اور جو کچھ حضور چاہتے ہیں ویسا ہی کرونگا۔ لیکن میں حضور سے ایک درخواست کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو کل ہی کسی نے مجھ سے کی ہے۔ اور میں اُس کی بابت حضور سے مشورہ چاہتا ہوں۔ نمرود نے جواب دیا۔ اچھا کہو۔ تارح نے عرض کی مرد آذر کا بیٹا عیون کل میرے گھر آیا اور مجھ سے وہ خوبصورت گھوڑا خرید لینے کی خواہش ظاہر کی جو مجھے بادشاہ حضور نے مہربانی فرما کر مجھے عنایت کیا ہے۔ چنانچہ عیون نے مجھ سے کہا کہ وہ گھوڑا میرے ہاتھ فروخت کر دے۔ میں اُس کی پوری قیمت ادا کر دونگا۔ اور اُسی طرح تیرے اصطبل چارہ دانہ سے معمور کر دونگا۔ میں نے اُسے جواب دیا کہ میں بادشاہ کی منظوری بغیر بادشاہ کی بخشش کو فروخت کر دینے کا اپنے آپکو مجاز نہیں سمجھتا۔ اب اے بادشاہ میں اس معاملہ میں حضور کی صلاح دریافت کرتا ہوں۔ بادشاہ نے غضبناک ہو کر جواب دیا۔ اور کہا تو سونے اور چاندی چارہ اور دانہ کے عوض میں میرے عطیہ کو فروخت کرےگا اور اس عمدہ نسل کے گھوڑے کو اپنے سے جدا کرنا خیال کرتا ہے؟ کیا تجھے ان چیزوں کی ایسی ہی سخت ضرورت ہے کہ تو ان چیزوں کے عوض میں وہ گھوڑا دے ڈالے جو میں نے تجھے عنایت کیا ہے؟ یہ وہ گھوڑا ہے جسکا ملک میں ثانی کوئی نہیں؟ تارح نے بادشاہ کو سجدہ کر کے کہا۔ اور اگر اس گھوڑے کے بارے میں حضور کا ایسا ہی احساس ہے تو کس طرح سے حضور فرماتے ہیں کہ میں اپنا بچہ دیدوں؟ سونا اور چاندی تو میرے بادشاہ کے عطیہ کا

معاوضہ ہوسکتے ہیں۔ اور نہ ہی سونا اور چاندی میرے بچہ کا بدلا ہوسکتے ہیں"۔ بادشاہ کو اُس کے مشورہ کا یہ استعمال نہایت ہی شاق گذرا۔ اور بادشاہ کے احساس کی تصویر اُس کے چہرہ پر ایسی صفائی سے کھینچ گئی کہ تاجر نے فوراً جواب دیا۔ میرا تمام مال و متاع میرے بادشاہ کا ہے حتیٰ کہ میرا بچہ بھی بغیر روپیہ پیسہ اور قیمت کے اُسی کا ہے۔ بادشاہ نے فرمایا نہیں میں یہ دے کر اُسے مول لونگا۔ تاجر نے عرض کی "میرا خداوند معاف فرمایئے۔ اس بات پر سوچنے کے لئے تین دن کی مہلت عنایت ہو۔ میں اس معاملہ پر لڑکے کی والدہ سے گفتگو کرونگا"۔ نمرود نے اُس کی یہ درخواست منظور فرمائی۔ اور تاجر اُس کے حضور سے روانہ ہوا۔

سیالکوٹ کنونشن سنہ ۱۹۱۸ء { جناب پادری وزیر چند صاحب

بی۔ اے پاسٹر یو۔ پی چرچ لائلپور۔ تحریر فرماتے ہیں۔ امسال سیالکوٹ کنونشن مورخہ ۲۴ سے ۳۰ ستمبر تک ہوتی رہی۔ قریباً ڈیڑھ ہزار اشخاص درج رجسٹر ہوئے۔ جو زیادہ تر پنجاب ہی سے تھے۔ پچھلے سالوں کی نسبت تعداد میں کمی کا باعث ایک تو یہ ہے۔ کہ ہر ایک شے اس قدر مہنگی ہے۔ دوسرے چند ایک جگہوں میں ایسی ہی کنونشن شروع ہو گئی ہیں۔ کھانے پینے اور رہائش کا انتظام خاطر خواہ تھا۔ ہر ایک صیغے میں یوروپین مشنری اور دیگر دیسی اصحاب مہمانوں کی خدمت کے لئے حاضر تھے۔ اس کنونشن میں محبت کی خدمت عملی طور سے دیکھی جاتی تھی۔ سب سے اعلےٰ خدمت گذار اس کنونشن میں وہ چند اشخاص ہیں جو دن رات دعاؤں کے کمروں میں خدا کے سامنے گھٹنوں پر رہتے ہیں۔ وہ گویا اس کنونشن اور اُس کی کامیابیوں اور برکتوں کا راز ہیں۔

اس دفعہ کا خاص مضمون المسیح کی آمد ثانی تھا۔ کلام مقدس کا مطالعہ پادری ڈاکٹر جے اے۔ مکانل صاحب کے ہاتھ میں تھا۔ جنہوں نے خوب گہرے طور پر کلام کا مطالعہ اس مضمون پر کیا تھا۔ باقی سارے درس اسی مضمون کے تھے۔ ڈاکٹر صاحب نے بڑی صفائی اور عمدگی سے کلام کی سند پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہمارا خداوند مسیح جلد آنے والا ہے اور جس طرح وہ حقیقی طور پر جسم میں ہوکر زمین پر سے اُٹھایا گیا۔ اُسی طرح وہ حقیقی طور پر جسم میں زمین پر آئیگا۔ اور بڑے جلال کے ساتھ آکر اس زمین پر سچ مچ سلطنت کریگا۔ جو راستبازی کی سلطنت ہوگی۔ آپ نے اسباب کی طرف بھی توجہ دلائی کہ اگرچہ یقینی طور پر نہیں کہہ سکتے۔ تاہم زمانہ حال کچھ نہ کچھ ظاہر کرتا ہے کہ مسیح جلد آنیوالا ہے۔

دیگر لائق اور خدا رسیدہ صاحبان جنہوں نے درس دیئے اُنہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ضرور ہے کہ کلیسیا مسیح کے آنے کے لئے تیار ہو۔ پاکیزہ اور اُجلے لباس سے آراستہ ہو۔ مسیح اور کلیسیا کا رشتہ دولہا اور دلہن کا ہے۔ اور مسیح اپنی دولہن کے لئے بڑا غیرت مند ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ کسی قسم کی ملا کی یا داغ اُس میں رہ جائے۔ وہ چاہتا ہے کہ اُس کی کلیسیا بھی ویسی ہی غیرتمند ہو۔ کلیسیا کا گناہ فرداً فرداً ہر شخص کا گناہ ہے اور چاہیئے کہ کلیسیا میں ہر ایک فرد صفائی اور پاکیزگی کے لئے غیرتمند ہو چاہیئے کہ ہر ایک مسیحی اپنے آپ میں اور اپنی کلیسیا میں گناہ کی برداشت نہ کرے۔ آجکل مسیحی لوگ اس بات میں بے پرواہ ہو رہے ہیں۔ کلیسیا کی پاکیزگی اور خوبصورتی کے لئے غیرت مند نہیں۔ ایک اور خیال پیش کیا گیا۔ جو یہ تھا کہ ضرور ہے کہ دولہا اور دلہن ہمخیال اور ہم طبیعت ہوں۔ جب تک وہ ہر ایک بات میں متفق الرائے نہیں ہوتے۔ اُنکی خوشی ہی نہیں رہتی۔ ضرور ہے کہ مسیح کی کلیسیا اُس کی ہم طبیعت ہو۔ اُس کی خوشی مسیح کی خوشی ہو۔ کلیسیا اس کوشش میں رہے کہ مسیح کو خوش کرے اُس کی خوشی اس میں ہے کہ ہم بہت سا پھل لائیں۔

بیشک یہ بھی ضروری بات ہے کہ اس واقعہ عظیم یعنی المسیح کی آمد ثانی کے پروگرام کی نسبت کلام کی سچی اور خالص تعلیم دریافت کریں۔ مگر اس کی نسبت یہ زیادہ ضروری ہے کہ ہم فکر کریں کہ مسیح ضرور آئے گا۔ اور اتنا ہی لازم ہے کہ ہم اُس کے لائق تیاری کریں۔ پاک اور صاف ہوں۔ اُجلا لباس پہنیں۔ اپنی مشعلیں ہاتھ میں لیں۔ اپنے ساتھ تیل رکھ لیں اور دولہا کے استقبال کو نکلیں۔ خداوند یسوع مسیح کی آمد ثانی پر غور کرنے کا قدرتی نتیجہ ایک یہ ہونا چاہیئے کہ کلیسیا اپنے آپ کو پاک کرے جو بات کلیسیا کے لئے مجموعی طور پر درست ہے۔ وہی فرداً فرداً ہر مسیحی پر صادق آتی ہے۔ کلیسیا کے ہر فرد کو چاہیئے کہ تیاری حاصل کرے۔ کاشکہ اس دفعہ کی کنونشن میں حاضر ہونے والے یہ بڑا سبق اپنی اپنی جگہوں میں ساتھ لے جائیں۔ تاکہ اُن کی مدد سے کلیسیائیں تیار ہوں۔ اور یسوع مسیح کا استقبال کرسکیں جب وہ آوے۔ کیا آپ تیار ہیں؟ اگر تیار ہیں تو یہ خوشی کی بات ہے۔ کیا آپ اپنے بھائی کو بھی تیار کرینگے۔

امریکن فوجی طاقت فرانس میں { نیویارک واقعہ

امریکہ کی تازہ ترین خبروں سے ظاہر ہے کہ جنرل مارشل نے ایک ملاقات کے اثنا میں کہا کہ فرانس



ہیں اِس وقت ۳۰ مکمل ڈویژن امریکن فوج کی موجود ہیں - قبل ازیں اُس نے یہ بھی بیان کیا تھا کہ ہر امریکن ڈویژن میں ۴۰ ہزار سے ۴۵ ہزار تک آدمی بھرتی ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ کی کل فوج میں ایک لاکھ ۴۰ ہزار آدمی کا شمار ہے فوجی طاقت کا بل پیش کرتے ہوئے مسٹر چابرلین نے جو سینیٹ کا صدر نشین ہے - یہ کہا کہ جنرل مارشن نے جنگی کمیٹی کے سامنے بیان کیا کہ فرانس میں کافی آدمی بھیج پہنچا دینا امریکہ کا فرض ہے - تا کہ مغربی محاذ پر جنگ ختم ہو جائے - سنہ امریکن پروگرام سے واضح ہوتا ہے کہ ۳۰ جون سنہ ۱۹۱۹ء تک امریکہ فرانس میں ۸۰ ڈویژنیں یا ۳۰ لاکھ آدمی سے زیادہ پہنچا دیگا اور مزید برآں ۱۸ ڈویژنیں امریکہ میں زیر تربیت ہونگی

فرانس میں سب سے پہلی ہوائی جہاز کی ڈاک

اخبار ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار پیرس راوی ہے کہ

بذریعہ ہوائی جہاز کے ڈاک رسانی کا سب سے پہلا عمل فرانس میں پیرس اور سینٹ نازیر کے درمیان ہوا - ہوائی ڈاک جہاز لیکر پیرس کے نزدیک کے ہوائی جہازوں کے سٹیشن لے بار رگیٹ سے دس بجے دن کے تھوڑے ہی عرصہ بعد روانہ ہوئے - ان دونوں جہازوں میں سے ایک - (کیونکہ دوسرے جہاز پر کچھ حادثہ واقعہ ہو گیا تھا) سینٹ نازیر پر ۸½ بجے شام کو پہنچا - راستہ میں وہ مقام لے مانس پر ٹھہر بھی گیا تھا - پیرس اور سینٹ نازیر کا درمیانی فاصلہ ۴۰۰ میل کا ہے - ہوائی جہازوں کے ذریعہ سے ڈاک رسانی کا یہ سلسلہ پیرس سے مانس تک جو روم کا ایک شہر ہے بہت ہی جلد باقاعدہ روزانہ جاری ہو نیوالا ہے - جو ہوائی جہاز اس کام میں مستعمل ہوئے تھے - اگرچہ اس کام کے لئے کافی تھے - تو بھی وہ میدان جنگ کے لئے بالکل غیر موزوں تھے - جو ہوا باز ان پر کام کرتے تھے وہ بھی تمام نہیں ہیں - کیونکہ اُن میں سے ایک سرجنٹ میجر ہے جو میدان جنگ میں دس مرتبہ زخمی ہو چکا ہے - اور دوسرا ایک سرجنٹ رسا جنٹ ہے - جو میدان جنگ میں گرفتار ہو کر جرمنی پہنچایا گیا تھا - اور جو وہاں سے بھاگ آیا ہے - جب ہوائی جہازوں کے ذریعہ سے ڈاک رسانی کا محکمہ باقاعدہ جاری ہو جائیگا تو چٹھیاں اس ذریعہ سے جایا کرینگی ان پر فی چٹھی ½ ۲ پنس کا زیادہ ٹکٹ لگا کرے گا ۔

جنگ فلسطین میں ہندوستانی سپاہیوں کے کارنامے

ذکر ہے کہ فلسطین کے میدان جنگ میں ہندوستانی

سپاہیوں نے دشمن پر زندگی تنگ کر دی ہے - ہر طلبی پر وہ تیار اور مستعد ہے - میدان جنگ میں انہوں نے بڑے بڑے کارہائے نمایاں کئے ہیں - ہر حالت میں ہندوستانی سپاہیوں نے جو شجاعت اور حوصلہ دکھائے - ڈویژنل افسروں سے بہت ہی خوش ہیں - ۴۷ گھنٹوں کی لگاتار روانگی اور جنگ میں اُنہوں نے صعوبتوں کی خوب برداشت کی اور اپنے خوب نبھایا - ہندوستانی فوجیں اور لندنی فوجیں جو سب سے پہلے یروشلم میں داخل ہوئیں - اور نیز سب سے پہلے یردن کے پار ہوئیں تھیں - وہ چاہتی تھیں کہ ساحلی مدافعات میں بھی سب سے پہلے وہی داخل ہوں - چنانچہ وہ وہاں داخل بھی ہوئیں اور دادیے فدیک سے رسالہ کو عبور کروانے کے لئے اُس پر قبضہ کر لیا - اور پھر شمال مشرقی سمت کو تلکرام پر آگے بڑھے - اور ½ ۱۲ گھنٹوں میں ۲۲ میل کا فاصلہ طے کر گئے اور ساتھ ہی ساتھ خندقوں کی اور میدانی لڑائیاں بھی لڑتے رہے - یہ عجیب و غریب عمل جو ان ہندوستانی پلٹنوں کی قابلیتوں اور شجاعت پر دال ہے - مسٹر میسی جس نے فلسطینی صدر مقامات سے اس قسم کی رپورٹ دی ہے وہ بیان کرتا ہے کہ سکھ بٹالین ہی وہ تھی جس نے مسعودیہ ریلوے سٹیشن کے مقابل کی پہاڑی پر قبضہ کر لیا - چاندنی رات میں سکھوں ہی نے جرمن مشین گن چلانیوالوں پر حملہ کیا - بہتوں کو مارتے اور زخمی کرتے ہوئے اُنہوں نے ۲۰۰ آدمی قید کر لئے - مگر اپنے لوگوں میں سے ایک کو بھی ہلاک نہ ہونے دیا ۔

فلسطین میں شاندار فتوحات

فلسطین میں جو انگریزی

فتوحات آجتک ہو چکی ہیں اور اب ہو رہی ہیں وہ تاریخ میں نہایت ہی شاندار ہیں - یہاں پر جنرل النبائی کے مقابل میں تین ترکی لشکر تھے - جن میں سے دو لشکروں کو تو جنرل موصوف نے ہلاک اور تباہ کر دیا اور تیسرے لشکر کا بھی وہی حشر ہونے والا ہے - پچاس ہزار سے زیادہ آدمی اور ۲۳۵ توپیں ترکوں کے اب تک گرفتار ہو چکے ہیں - اور ابھی اور زیادہ کی گرفتاری کی اُمید ہے - ایکر اور حیفیل طبریاس یک شمال کیجانب جس قدر فلسطین ہے وہ سب کا سب ہماری سرکار کے قبضہ میں ہے - تمام ترکی فوجیں جو فلسطین کے جنوب میں بحر مردار سے عدن تک پھیلی ہوئی ہیں وہ بھی پورے طور چھانٹ ڈالی گئی ہیں - اور بہت جلد یا بدیر مضبح ہو جائیں گی - یہ بڑی فتح صرف چند دنوں میں حاصل ہوئی ہے اور صرف ۲ ہزار ہلاک یا زخمی ہوئے یا پکڑے گئے یہ امر نہایت اطمینان بخش ہے - کہ اس عظیم الشان

فتح میں برٹش اور ہندوستانی فوجوں نے مساوی حصہ لیا۔

مسٹر بونرلا نے ۳۰ ستمبر کو لندن کے گلڈ ہال میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یہاں کی فتح کا یہہ نتیجہ ہوا کہ دیگر ترکی لشکر قریباً سب کا سب ہلاک کر دیا گیا۔ اور دس ہزار اور سپاہی گرفتار کر لئے گئے۔ ترکی کی جو سب سے زیادہ مضبوط باقی ماندہ فوجیں تھیں وہ بھی ہلاک کر دی گئی ہیں۔

بیلجیم میں فتوحات

ایک بیلجین مراسلہ مورخہ ۲۹ ستمبر ظاہر ہے کہ آج دن کے وقت بیلجین لشکر اور جنرل پلومر کی ماتحت انگریزی لشکر نے فلینڈرز کے تمام بڑے کوہستانی علاقہ پر سیسینز ریٹ تھٹے کے تمام مورچہ پر سخت لڑائی کرنے کے بعد خاص کامیابیاں حاصل کیں۔ بیلجیم لشکر نے ڈکسمیوڈ۔ نوآبین۔ ہیٹ سیٹ۔ سٹاڈن برگ۔ ویسٹر روسبیک اور مورسلیڈ پر قبضہ کر لیا۔ سٹیڈن اور ویسٹ کے درمیان دشمن کے سخت بالمقابل حملوں کو پسپا کر دیا۔ اور اس دن کے اختتام پر سینٹ پیٹر پرادکیٹن سڑک پر اور نیز مقام کو لیمو لفوک پر جو رواورنڈ سے چار کیلومیٹر کے فاصلہ پر ہے حملہ کیا۔ جنرل پلومر کے لشکر نے سینیز و انشینئے پہاڑی سلسلہ پر قبضہ کرتے ہوئے بڑی سخت مدافعت کا مقابلہ کیا۔ اور لائینز تک ان کے پہونچنے کی کوششوں کی دشمن نے بے فائدہ مدافعانہ جدوجہد کی اور بہت سخت نقصان برداشت کیا۔ خصوصاً پلوگسٹیرٹ جنگل میں۔ اسی دن کی شام کو جنرل پلومر کی افواج پلوگسٹیرٹ جنگل کے مضافات۔ گارپچو سینٹ۔ امیرایلی۔ تمیڈ۔ اور ڈاٹریلی سے عبور کر گئی۔ ۲۸ اور ۲۹ ستمبر کو بیلجین افواج اور پلومر کی افواج نے ۹ ہزار سے زیادہ آدمی۔ دو سو سے زیادہ توپیں۔ جن میں قریباً ۴۰ ہیکسیم اور ۲۸۰ میکسیم توپیں ہیں۔ دو ہوائی انجن اور بہت سامان لے لیا۔ جنرل پلومر کی افواج نے ۱۲۵ افسر، ۴۰۰۰ آدمی اور ۲۰۰ میدانی توپیں لیں۔ برٹش ہوائی جہازوں نے دشمن کے فوجی دستوں۔ ٹرینوں اور آمدورفت کے خطوط پر بمباری کر کے ان لڑائیوں میں بڑی بھاری کامیابیاں حاصل کیں۔

جرمنی اور آسٹریا کو بلغاریہ کی صلح سے خطرہ۔

بلغاریہ کی اس درخواست صلح سے جرمن اور آسٹریا کو بڑا خطرہ محسوس ہونے لگا ہے۔ چنانچہ خبر ہے کہ جرمنی ایم ملینانف وزیر اعظم بلغاریہ کی درخواست التوائے جنگ کے خلاف اعتراض بھیجنے والی ہے۔ جرمن کے اخبارات مطالبہ کرتے ہیں کہ بلغاریہ کے وزیر اعظم کو معزول کر دینا چاہئے اور دغا دہی کے الزام میں اس پر کورٹ مارشل کرنا چاہئے۔ اس واقعہ سے آسٹریا ہنگری میں بڑی بھاری ہلچل پیدا ہو گئی ہے۔ وائنا سے ایک خبر موصول ہوئی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۲۸ ستمبر کو ایک خاص کونسل آسٹریا میں ہوئی تھی جس کا صدر شہنشاہ آسٹریا ہنگری تھا۔ اس کونسل میں بلغاریہ کے واقعات پر بحث ہوئی۔ وزیر اعظم کا ذاتی معتمد ایک سفیر کو اطلاع دی ہے کہ آسٹریا ہنگری کے طرزعمل کی تبدیلی کی خبریں بالکل بے بنیاد ہیں۔ جرمن اخبارات اس بلغاری التوائے جنگ اور صلح کے جو نتائج جرمنی کے حق میں پیدا ہونگے ان سے جرمنی کو متنبہ کرتے ہیں۔

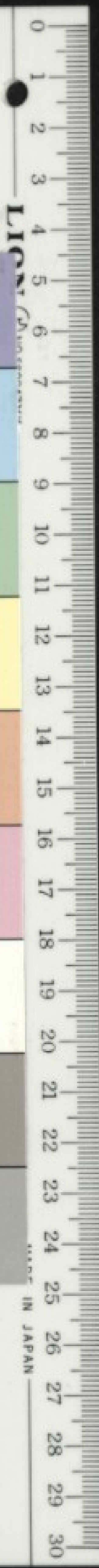
لندن میں ہندوستانی پولیس کی تربیت

سکرٹری آف سٹیٹ فار انڈیا نے ایسے ہندوستانی جوانوں کو جو ۱۹ اور ۲۵ برس کے درمیانی عمر کے ہوں اور جنہوں نے میدان جنگ میں سرکار کی خدمات انجام دی ہوں مگر زخمی ہو جانے یا دیگر وجوہات سے فوجی یا محکمہ جہازی کے کام کے نہیں رہے۔ اس امر کی درخواست دینے کی اجازت دیدی ہے کہ وہ ہندوستانی پولیس کی اعلیٰ شاخ میں متعدد اسامیوں پر مامور کئے جائیں۔ ضرور ہے کہ امیدوار خاص تعلیم یافتہ ہوں تاکہ وہ سنٹرل ہرسٹ میں داخل ہونے کے قابل ہوں اور جو ہندوستان میں کام کرنے کے لئے جسمانی طور پر مناسب و موزوں ہوں اور اس کام میں سواری برابر کرنی پڑیگی۔

حضور اعلیٰ حضرت ملک معظم کی مبارکبادی

۳۰ ستمبر لندن۔ محکمہ پریس اعلان کرتا ہے کہ بادشاہ سلامت نے بلجیم کے بادشاہ کو اس کی تازہ فتوحات پر ذیل کی مبارکبادی کا تار دیا ہے۔

میں آپ کو اس فتح پر دل سے مبارکبادی دیتا ہوں جو آپ کی بہادر فوج اور میری سیکنڈ آرمی کی متفق عمل سے آپ کی مستعد کمان کے نیچے ہوئی ہے۔ جس کے ذریعہ سے دشمن بلجین علاقہ کے حصے میں سے جو بہت سی بہادرانہ زندگیوں کی یادگار ہے نکال دیا گیا ہے۔



پطرس کا انکار اور اقرار

مسیح خداوند خدا کی محبت کا دینی ظہور اور انکشاف تھا۔ اور اُس کی تمام خدمت محبت کی بنا پر مبنی اور محبت ہی سے مملو تھی۔ اسی لئے مسیحی مذہب کا خاصہ بھی محبت ہی ہے۔ اور انسان کے ساتھ برتاؤ کرنیکا بھی یہی بہترین اور صحیح طریق ہے۔ اور یہی طریقہ خداوند مسیح نے آخر تک استعمال کیا جس کی ایک بڑی بھاری نظیر پطرس کی ناکامی اور معافی میں پائی جاتی ہے۔ مگر پھر بھی یہ سوال باقی رہ جاتا ہے کہ اچھا اپنے گناہ کی تو اُس نے توبہ کرنے سے معافی پالی۔ لیکن کیا وہ اپنی رسالت کے قابل اور مستحق رہا یا نہیں۔ اور یہی وجہ تھی کہ خداوند مسیح اس نقطۂ خیال سے اُس سے برتاؤ کرتا تاکہ یہ مسئلہ فیصل ہوجاتا۔ مسیح نے تین مرتبہ اُس کو تنبیہ کیا تھا کہ تو میرا انکار کریگا۔ تین ہی مرتبہ اُس نے کیا اور تین مرتبہ ہی اُس سے پوچھا گیا۔ کہ کیا تو مجھے پیار کرتا ہے؟ اُس نے پطرس کو موقعہ دیا تھا کہ محبت کے سہ گانہ اعتراف سے اپنی سہ گانا ناکامیوں کے دفتر کو صاف اور پاک کرڈالے اور اپنی نجات، راستبازی اور حق رسالت کو از سرِنو قایم اور جاری کرے۔ اور جب پطرس نہایت سنجیدگی اور خاکساری کے ساتھ اس امتحان میں کامیاب ہوا تو خداوند نے اپنی بھیڑیں اور برّے چرانے کا اعلیٰ کام پھر اُس کے سپرد کیا۔ اور جس کو بعد میں پطرس نے بخوبی انجام تک پہونچایا اور اپنے خون سے اُس پر شہادت دیدی لیکن اب ہر ایک سوال کرسکتا ہے کیا تو نے مسیح کا انکار کیا؟ کیا تو نے زار زار رو رو کے توبہ کی؟ اور کیا تو سنجیدگی اور ایمان کے ساتھ خداوند کیطرف رجوع ہوا؟ اگر ایسا ہی ہے تو تسلی رکھو کہ وہ تجھ کو ہرگز نکال نہ دیگا اور ہرگز تو سے مالامال کرکے مدتوں تک کے لئے اپنی معزز خدمت تیرے سپرد کردیگا۔ اور تو جیتے اُس کا مونس و الطاف و مورث بنا رہیگا +

کیا تو مجھ سے محبت رکھتا ہے؟

خداوند نے جو پطرس سے یہ سوال کیا تھا اُس میں اور پطرس کے جواب میں محبت کے متفرق شائبے نظر آتے ہیں۔ جب پطرس سے خداوند نے یہ سوال کیا تھا کہ تو مجھ سے محبت رکھتا ہے؟ تو اُس نے وہ لفظ استعمال کیا جس میں اعلیٰ قسم کی محبت کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ اور جس میں محبت کا روحانی مقدس اور آسمانی پہلو نظر آتا ہے۔ یہاں وہ لفظ استعمال کیا گیا ہے جو خدا باپ نے اپنے اکلوتے بیٹے کے حق میں استعمال کیا تھا (متی ۳: ۱۷) اور دنیا کی بابت بھی وہی لفظ استعمال کیا تھا۔ (یوحنا ۳: ۱۶) اور یہی لفظ ہمارے خداوند نے یوحنا ۱۵: ۱۲ میں استعمال کیا تھا۔ مگر پطرس نے یہ لفظ اپنے جواب میں استعمال نہ کیا بلکہ ایسا لفظ بولا جس میں سادہ اور شخصی اور انسانی محبت کا تصور پایا جاتا ہے گویا وہ یوں کہتا تھا کہ میں تجھ سے ایسی محبت نہیں کرسکتا جس کا تو بہ حیثیت ابن اللہ ہونے کے مستحق اور لائق ہے۔ مگر ہاں میں انسانی دوستی کی سادہ حلیمانہ اور جسمانی محبت کرسکتا ہوں۔ مسیح کی اعلیٰ اور عظیم محبت ظاہر کرنے والے لفظ کے عوض میں اُس نے دو مرتبہ اپنی ادنیٰ محبت ظاہر کرنے والا لفظ استعمال کیا۔ لہٰذا مسیح اپنے تیسرے سوال میں اس اعلےٰ مرتبہ سے اُتر کر اپنے خادم کی سطح تصور پر آ جاتا ہے اور وہی لفظ زبان مبارک پر لاتا ہے جو پطرس بولا تھا تاکہ اُس کو محبت کے اُس اعلیٰ سطح تصور پر لیجائے جس پر وہ (یعنی مسیح) تھا نتیجہ کیا ہوا کہ پطرس نے اپنے تیسرے جواب میں وہ لفظ استعمال کیا جو خداوند مسیح نے خود استعمال کیا تھا۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ بعد کو پطرس نے اُس اعلیٰ لفظ کیطرف عود کیا اور محبت کا وہ اعلیٰ تصور ہمارے سامنے پیش کردیا جس کو وہ پہلے نہ سمجھتا تھا۔ مگر بعد کو کما حقہ سمجھ گیا۔ اور وہ یہ ہے کہ اُس سے تم بے دیکھے محبت رکھتے ہو۔ (۱ پطرس ۱: ۸) اور اپنی شہادت سے اُس پر مہر کردی تھی۔ کہ وہ اِن سے زیادہ مجھ سے محبت رکھتا ہے۔ یعنی مسیح محبت رکھتا ہے۔ (یوحنا ۲۱: ۱۵) یہ سچ ہے کہ ہمارے الفاظ اور کام بھی اکثر بہت ادنےٰ محبت ظاہر کرنے والے ہوتے ہیں۔ لیکن تسلی اس بات میں ہے کہ مسیح عالم الغیب ہے۔ وہ اپنی باریک بین نگاہوں سے اُس کائی میں جو دیوار پر لگی ہوتی ہے نہایت خوشنما سبزیات دیکھتا ہے۔ سیپ کی جلا میں موتی کی جھلک۔ اور جگنو کی روشنی میں مشعل کی روشنی دیکھتا ہے۔ اور ادنیٰ محبت کی پرورش کرکے اُس کو پختہ اور اعلیٰ محبت میں اور انسانی محبت کو الٰہی محبت میں متبدل اور منتقل کرسکتا ہے +

خدا انسان کا ہمخدمت ہے

جیسے مسیحی مذہب کی دیگر خاص تعلیمات ایسی ہیں۔ جو دنیا کے کسی مذہب میں پائی نہیں جاتیں ویسے ہی یہ تعلیم بھی کسی اور مذہب میں پائی نہیں جاتی کہ خدا انسان کا ہمخدمت ہے۔ مرقس ۱۶: ۲۰ میں مرقوم ہے کہ مسیح کے آسمان پر اُٹھائے جانے کے بعد شاگردوں نے نکلکر ہر جگہ منادی کی اور خداوند اُن کے ساتھ کام کرتا رہا۔ اور کلام کو اُن معجزوں کے وسیلے سے جو ساتھ ساتھ ہوتے تھے ثابت کرتا رہا۔" نیز دیکھیں اعمال ۲: ۴۷ وغیرہ۔ بشارت انجیل میں خدا اور انسان ملکر کام کرتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کے مددگار بنتے ہیں۔ ایک دوسرے کے بغیر کوئی بھی یہ کام مکمل طور پر پورا نہیں کرسکتا لیکن اگر خدا اور انسان باہم ملکر کام کریں تو نہایت بابرکت اور بڑے عمدہ عمدہ نتایج پیدا ہوتے ہیں۔ جس کی خاص مثالیں انجیل میں موجود ہیں۔ اور ہر ایک سچے اور محنت کش خادم کو آج بھی محسوس اور معلوم ہوتا ہے۔ اس تعلیم میں ایک اور حوصلہ افزا اور امید بخش اور خوشی پیدا کرنے والا خیال پایا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ خادم کی

کی زندگی اس سے سرفراز ہوتی ہے۔ خدا کا اپنے خادموں کے ساتھ کام کرنے سے وہ خاک پر سے اُٹھائے جاکر اعلیٰ مرتبہ تک پہونچا دیئے جاتے ہیں۔ اور جس طرح ہم بشارتی کام میں خدا کے شریک ہوتے ہیں ویسے ہی اُن فوائد میں بھی حصہ پاتے ہیں جو اس مشترکہ کام سے پیدا ہوتے ہیں ✚

یہی قاعدہ فطرت میں بھی پایا جاتا ہے۔

مادی دُنیا میں بھی یہی قاعدہ نہایت صفائی اور زور کے ساتھ جاری اور ساری نظر آتا ہے۔ چنانچہ ظاہر ہے کہ کسان بھی تخم ریزی میں خدا کے ساتھ ملکر کام کرنے والے ہیں۔ خدا نے زمین پیدا کی ہے اور کسان بیج بوتا ہے۔ خدا کھیت پر سورج چمکاتا اور بارش برساتا لیکن زمیندار کھیت کو صاف کرتا ہے اور اُس میں فالتو گھاس وغیرہ نکالتا ہے۔ خدا فصل پکاتا ہے اور زمیندار فصل کاٹتا ہے بس خدا بجنسہ ایسے طور پر زمیندار کے ساتھ ملکر کام کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ جیسے ایک آدمی دوسرے آدمی کے بوجھ کو اُس کے ساتھ ملکر اُٹھاتا اور دونوں اُس کو لے جاتے ہیں۔

خدا نے دنیا میں قانون مقرر کر دیا ہے کہ خدا کے بغیر کسان کچھ نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی خدا کسان کے بغیر کچھ کرنا چاہتا ہے۔ خدا کی اور کسان کی مرضی اور محنت جب متحد ہو جاتی ہیں۔ اور خدا خود کسان کے ساتھ ملکر کام کرتا ہے۔ تب ہی کھیتوں میں فصل لہلہاتی اور باغوں میں پھول پھل اپنی بہار دیتے اور انسان و حیوان کو فائدہ پہونچاتے اور خدا کا جلال ظاہر کرتے ہیں۔ اِسی طرح نہ صرف کسان ہی بلکہ ہر ایک آدمی دنیا میں ہر ایک کام کرنے والا خدا کے ساتھ ملکر کام کرنے اور اُس کا ہاتھ بٹانے والا ہے۔ یہ کیسا اعلیٰ مرتبہ اور عزت اور کیسا عظیم الشان حق ہے۔ جو خدا نے بنی نوع انسان کو

اور خصوصاً اپنے کلام کے خادموں کو عنایت کیا۔

آنیوالی بشارتی مہم کے لئے تیاری

ستمبر کی ۲۱ سے ۲۴ تک جو سہارنپور میں ہماری لودیانہ پریسبٹری کا جلسہ ہوتا رہا اُس میں ماسوائے دیگر باتوں کے اس بات پر زور دیا گیا تھا کہ بشارتی مہم کے لئے کیا تیاریاں کی جائیں یا کیجاسکی ہیں۔ ایسا ہی وہاں کے خلوتی جلسہ میں بھی بشارتی مہم کے کام پر زور دیا اور بہت سی تجاویز اور وسائل پیش کئے گئے تھے۔ جو تجربے اور تجاویز بیان کئے جاتے تھے وہ بمصداق ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر ست بہت متفرق اور عمدہ و مفید تھیں۔ مگر اس کام میں جو ایک بات ضروری مد نظر رکھنا چاہیئے وہ خود خدا کی تجویز ہے کہ جہاں جہاں منادی کی جائے خداوند ہمارے ساتھ کام کرتا رہے۔ بس بشارتی مہم میں اسی ایک بات کی ضرورت ہے۔ اُسی کی رفاقت اور کام میں اُسی کے ہاتھ کی ضرورت ہے۔ کام میں اُسی کی رفاقت اور شراکت کے جویاں رہنا چاہیئے۔ اسی لئے ہر وقت دعا کرتے اور کلام پڑھتے رہنا چاہیئے۔ اس کی رفاقت اور خدمت میں شراکت کے بغیر سارا کام رائیگاں ہوا کرتا ہے۔ خوشی زائل ہو جاتی۔ اپنی محنت کا عقد جایا کرتی۔ خدا کی رضامندی حاصل نہیں ہوتی۔ اور اس کی خوشی میں شراکت مفقود ہو جاتی ہے۔ اے کاش کہ خدا ہمارے ہر کام میں ہمارے ساتھ ملکر کام کرے اور ہم اُس کے پیچھے اور بغیر اُس کے نہیں اور محنت کش سخدمت بلکہ اُس کے منظور نظر اور مورد الطاف

کشمیر میں مسیح کی کوئی قبر نہیں ہے ✚

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اپنے اخبار اہلحدیث امرتسر کے ۲۰ ستمبر کے پرچہ میں سیر کشمیر کے عنوان سے ایک طویل مضمون لکھا ہے۔ جس میں حالات کشمیر درج کرتے ہوئے "مرزائی زیارت" کی سرخی دے کر ذیل کی عبارت لکھی ہے:-

"سرینگر میں جہاں اور زیارات ہیں ایک مرزائی زیارت بھی ہے جس کی تفصیل یہ ہے۔ سرینگر میں ایک مزار ہے جس کی بابت یہاں کی روایات یہ ہیں۔ کہ کوئی صاحب شہزادہ یوز آصف تھے۔ اُن کا مزار ہے۔ یہ مزار میں نے دیکھا۔ بھلا کیوں نہ دیکھتا جبکہ قادیان کی آواز کیسی کان میں تھی کہ حضرت عیسیٰ کی قبر سرینگر میں ہے۔ مزار بالکل معمولی حالت میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہاں اس کی کچھ اتنی وقعت نہیں۔ صرف ایک نابینا بڑھیا عورت بیٹھی تھی۔ دریافت کیا کہ یہ کس کا مزار ہے۔ ایک شخص بولا حضرت عیسےٰ کا۔ دوسرے شخص نے جو اُسی محلہ کا تھا جواب دیا کیا کہتے ہو۔ جن دنوں حضرت عیسےٰ تھے اُن دنوں تو اس محلہ میں پانی پانی تھا۔ اُس پہلے شخص نے کہا میں تو جانتا نہیں۔ قادیان کے لوگ یہاں آتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ مزار حضرت عیسیٰ کی ہے۔

سرینگر کشمیر کے لوگ تواتر کی بنا پر خیال رکھتے ہیں کہ یہ قبر کسی شاہزادہ کی ہے۔ جو نیک آدمی تھا۔ دگر ہیچ چنانچہ علماء شہر اور معززین نے اس مضمون کی تحریری شہادت بھی دی ہے"

یہاں سے معلوم ہوا کہ قادیان کے لوگوں کے کہنے کہلوانے سے سرینگر اور کشمیر کے باشندے اس مزار کو حضرت عیسیٰ سے منسوب کرتے ہیں اور انہیں کی تقلید پر وہاں کے لوگ بھی کہتے ہیں ورنہ وہاں کے لوگ اس تجدید سے بالکل الگ تھلگ ہیں۔ بلکہ ان کا خیال مرزائیوں کے خیال کے بالکل خلاف ہے۔ ظاہر ہے کہ یوز آصف جو کسی غیر جگہ کا شہزادہ تھا اس میں اور حضرت عیسیٰ میں سرینگر کے لوگ بخوبی امتیاز رکھتے۔ کیسا اچھا ہوتا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب علماء شہر اور معززین کی تحریری شہادت بھی شائع کر دیتے جن سے اس مضمون پر بالضرور اور زیادہ روشنی پڑنے کی امید ہے ✚

اڈیٹر نامہ نگار کی رائے کا ذمہ دار نہیں ہے

خلوتی جلسہ

جو سہارنپور میں ۱۸-۱۹-۲۰ ستمبر ۱۹۱۸ء بروز بدھ۔ جمعرات۔ اور جمعہ منعقد ہوئے۔

حسب اشتہار مسیحی خادمان دین ۱۷ ستمبر کو سہارنپور میں آ پہونچے۔ سی۔ ایم۔ سی۔ میں میتھوڈسٹ بپٹسٹ اور پریسبیٹرین سب مسیح میں ایک ان خلوتی جلسوں میں شامل ہونے کے لئے خوشی سے بھرے اور تیار معلوم ہوتے تھے۔

پس یہ خلوتی اجلاس بڑی دعاؤں کے بعد وقت معینہ پر سہارنپور میں بروز بدھ صبح کے وقت سیمنری کی ہال میں منعقد ہوئے۔ تعداد خادمان دین کا شمار ایک ستر کا تھا۔

اوّل جلسہ جانچ کا جلسہ تھا کہ لوگ اپنے کو جانچیں۔ ہادی پادری سٹینلی جونس صاحب تھے۔ وقت دعا میں اور زیادہ تر خاموشی کی دعاؤں میں صرف ہوا۔ تاکہ خلوتی جلسوں کی کارروائی سے پیشتر ہم خدا کی حضوری کو خاص طور پر محسوس کریں۔ جونس صاحب نے ۲ سلاطین ۴: ۸-۳۷ جس میں الیشا کا شونیمی کی عورت کے بیٹے کو پھر جلانے کا بیان ہے ایک نہایت ہی روح سے معمور پر زور اور پر اثر تقریر کی۔ جس سے ہم سب کو بیان سے باہر فائدہ ہوا۔ جونس صاحب نے شخصی پاک زندگی کی ضرورت پر زور دیکر دکھلایا کہ الیشا مرد خدا تھا۔ اور مرد دعا تھا۔ اور وہ ان دونوں صفتوں میں اپنے لوگوں کے درمیان مشہور تھا۔ اور لوگوں کو اس کی شخصی پاک زندگی کا پورا یقین تھا اور خاص طور پر شونیمی کی عورت کو پورا یقین تھا الیشا میں الٰہی پاک زندگی تھی اور اس نے شونیمی کی عورت کے بچے کو زندہ کیا۔ زندگی سے زندگی پیدا ہوئی۔ اور جب بچہ زندہ ہو گیا تو الیشا نے اس زندہ بچے کو اس کی ماں کو دیدیا۔ اور بڑی خوشی ہوئی۔ ہم ہندوستانیوں کے لئے بڑا سبق ہے۔ کہ ہم میں سے ہر ایک کی شخصی زندگی پاک ہونی چاہیئے۔ پہلے ہم مرد خدا نہیں اور مرد دعا نہیں جب ہم میں سے ہر ایک کو ہمارے لوگ جن کے درمیان کام کرتے ہیں ویسا ہی جانیں۔ ہمارا یقین کریں جبتک ہم یسوع مسیح کی پاک زندگی کا نمونہ نہ ہوں تب تک ہم اپنے روحانی مردوں کو زندہ نہیں کر سکتے ہیں۔ ہند میں لاکھوں روحانی مردے ہیں۔ ہمارے اپنے رشتہ دار۔ ہمارے اپنے بچے۔ ہمارے اپنے مسیحی۔ اگر ہم میں زندگی ہے تو وہ ضرور جئیں گے۔ جب ہم زندہ ہیں تو ہم خود مردوں کے پاس جائیں۔ اپنے ڈنڈے کو نہ بھیجیں۔ لوگوں کی طرف دوڑیں کو اپنی طرف نہیں بلائیں۔ اور ان پر اپنے آپ کو پورے طور پر پسار دیں۔ نہایت محبت۔ رحم۔ ہمدردی۔ خود انکاری۔ جان نثاری کی خدمت کی ضرورت ہے۔ اور یہ تمام مردے چاہے کلیسیا میں ہوں یا کلیسیا سے باہر زندہ ہونگے۔ اور جب زندہ ہوں تو انکو کلیسیا ماں کے سپرد کر دیں تاکہ وہ پرورش پائیں۔ کاش کہ ہم زندگی پائیں اور کثرت کی زندگی پائیں۔ روح کی معمور اور غالب آنے والی زندگی پائیں اور لوگ ہمارے وسیلے زندہ کئے جائیں۔ کیا ہی مبارک کام۔ مبارک امید۔ مبارک کامیابی۔

اس تقریر کے بعد وقت سفارشی دعاؤں میں صرف ہوا۔

دوسرا جلسہ دن کے تین بجے دعا اور گیت کے ساتھ شروع ہوا۔ پادری بی۔ سی۔ سرکار صاحب نے تقریر کی۔ آپ کا پیغام زبور ۴۶: ۱۰ آیت میں سے تھا۔ انہوں نے روحانی زندگی کی چار منازل کا بیان کیا۔

(۱) ہم صرف خدا کی طرف دیکھیں۔ زمانہ بڑا بیداری کا ہے۔ موقعہ بڑا عمدہ ہے۔ لوگ مسیحیوں کی طرف دیکھتے ہیں۔ نمونہ کے لئے۔ پس ہم خدا کی طرف تاکیں۔ اور اس کا رجوع مسیح میں معلوم خدا ہو تصور باندھیں۔ اور انسان میں یہ قوت تخیلیہ یا تصور باندھنے کی قوت خدا نے دی ہوئی ہے۔ جس سے انسان اور حیوان میں امتیاز ہے۔ اور جب خدا کا تصور باندھے تو ہم اُس کی صورت پر بنتے جائینگے۔ سرکار صاحب نے بہت سی مثالوں سے اس اصول کو روشن کیا۔ مثلاً ایک شخص کا بھینس تصور کرتے کرتے اپنے آپ کو بھینس تصور کرنے لگا۔ ایک صاحب جو روپیوں کی دھن میں رہتے تھے روپیہ کی طرح اُن کا چہرہ دکھائی دینے لگا۔ جو لوگ حیوان کے پجاری ہیں وہ حیوان کی طرح کام کرتے ہیں۔ بس یہ اصول ہر طرح درست ہے اور روحانی عالم میں بھی یہی اصول ہے ہم صرف خدا کی طرف دیکھیں۔ لوگوں کی طرف نہ دیکھیں۔ نقل چھوڑ دیں۔ اصل کا تصور باندھیں۔ کیا ہم ایسا کرتے ہیں۔ اگر کریں تو ہم خدا کی صورت پر بنتے جائینگے۔ وجہ کیا ہے کہ ہم مسیح کو آج کے دن ظاہر نہیں کر سکتے۔ مسیح کا تصور نہیں باندھا۔ خدا نے اُس کو جو دنیا سے الگ کر رکھا ہو خدا کے تصور کے لئے یہ پہلی سیڑھی ہے۔ تصور کے دھیان کی ضرورت ہے۔ وہ غیور خدا ہے۔ کسی کو اپنے ساتھ شریک نہیں کرتا۔ جب ہم کہتے ہیں کہ میں خدا کو پیار کرتا ہوں یہ قول بالکل درست ہونا چاہیئے جب خیالات دنیا میں لگے ہیں تو دعا کرنا تو محض ایک نقل ہو گی۔ بعض تو بھی جو تصور باندھ سکتے ہیں۔ لیکن یہ قاعدہ معمولی نہیں۔ اس کو ہر ایک نہیں کر سکتا۔ اسی عالم میں محویت کے لئے روحانی عالم سے محسوسیت کا تعلق پیدا کرنا چاہیئے۔ خدا کی بادشاہت میں اور دنیا کی بادشاہت میں فرق ہے۔ اور اس فرق کے ساتھ اور بھی باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ اُس نے دیندار کو اپنے لئے الگ کر رکھا ہے۔ جب دیندار اپنے خیالات کو ایک طرف کر لیتا تب وہ الٰہی رفاقت اور شراکت سے فائدہ



اُٹھاتا ہے ۔

(۲) **گناہ نہ کرو** - ایک ہندو امیر شخص کا ذکر کیا جو کہ ایک شریر آدمی تھا - اور شرارت کی محفلوں میں بیٹھا رہتا تھا - ایک دفعہ ایسا ہی بیٹھا ہوا تھا - تو اُس کی لونڈی نے اُس سے مخاطب ہو کر کہا کہ راجہ صاحب وقت ہو چکا - اس بات نے اُس پر ایسا اثر کیا کہ سب کچھ چھوڑ دیا - اور ایک عجیب قسم کا تجربہ اُس کی زندگی میں ہوا - وہ گناہ کو چھوڑ بیٹھا - کیا ہماری زندگی میں یہ تجربہ ہوا ہے ۔

(۳) **دل میں سوچا کرو** -

(۴) **خاموشی میں ٹھہرے رہو** -

اس تقریر کے بعد وقت خاموشی کی دعا میں صرف ہوا

تیسرا جلسہ رات کے وقت ۷½ بجے گرجہ گھر میں دعا اور گیت کے ساتھ فراہم ہوا - اور مسٹر بائلی صاحب نے اس بات پر تقریر کی کہ بشارت کے کام میں ہندوستانی گانے کی ازحد ضرورت ہے - انہوں نے اپنے باجے وائلن پر جنوبی ہند کے ہندوستانی راگوں کو گا کر سنایا - اور یہ بتایا کہ خدا کے کلام کے بیانات کو منظوم کر کے لوگوں کے سامنے گا کر سناتے ہیں - بائلی صاحب کا مضمون نہایت ہی دلچسپ اور علمی تھا - اور انہوں نے کہا کہ ویسے ہی باقی صوبوں میں بھی بشارتی کام میں ہندوستانی گانے کی بڑی ضرورت ہے جلسہ دعا کے ساتھ ختم ہوا -

۱۹ ستمبر صبح کے ۷½ بجے چوتھا جلسہ سیمنری ہال میں فراہم ہوا - دعا اور گیت میں وقت صرف ہوا - پادری ایچ سی - ویلیٹی صاحب نے کلیسیا کے ہر کام میں دعا کی قدرومنزلت کے مضمون پر ایک بہت ہی پُر اثر اور پُر مغز تقریر کی (۱) دعا کو اپنی خدمت میں اول درجہ دینا چاہیئے (۲) ہر ایک کام دعا سے کیا جاوے - (۳) کل زندگی کو دعا سے بھر دینا چاہیئے - خود ایک دعا بننا چاہیئے - زبور ۱۱۹ : ۴۸ میں جو اصلی زبان میں الفاظ ہیں وہ یہ ہیں "میں دعا" ہم میں سے ہر ایک دعا بنجاوے (۴) ہر وقت دعا مانگتے ہیں بعض دفعہ ہم دعا مانگنا شروع کرتے ہیں - پھر بھول جاتے ہیں - ہماری دعا میں رخنے ہوتے ہیں - دعا کو اول درجہ دینا چاہیئے - ہماری خدمت میں اعلےٰ اور اوّل حصہ دعا کا ہے - ہر ایک کام دعا سے ہو - اپنی زندگی کو دعا سے بھر دیں - خود ایک دعا بن جاویں ۔

گیت اور دعا میں وقت صرف ہوا -

اس کے بعد پادری بی سی سرکار صاحب نے شخصی کام پر تقریر کی - اس کے معنے ذمہ واری اور تیاری کا بیان کیا (اول) تین تمثیلیں پیش کیں - کھوئی ہوئی بھیڑ - کھویا ہوا درہم - کھویا ہوا بیٹا - ان میں ایک بیزور ہے - ایک کو لانا - چاہے کلیسیا میں - خاندان میں اور دنیا میں ہو شخصی کام ایک شخص کی اپنی کوشش کو کہتے ہیں چونکہ وہ دوسرے شخص کی مرضی کے تابع کرنے میں کرتا ہے - ہم کو ایک ایک کر کے لوگوں کو جیتنا ہے - روح القدس کی ہدایت اور زور سے ایک ایک کو مسیح کے پاس لانا ہے ۔

پھر پادری جونس صاحب نے تقریر کی اور بتایا کہ شخصی کام میں خاص مقصد ہونا چاہیئے - بغیر مقصد کے کام لاحاصل ہوگا - اور باقی باتیں وسائل ہونا چاہیئے اور جب تک مقصد پورا نہ ہو شخصی کام میں کامیابی نہ ہوگی - دوسری بات یہ ہے کہ کوئی چیز جس کو ہم ظاہر نہیں کرتے ضایع ہو جاتی ہے - جن شخصوں کو ہم نے چن لیا ہے - اگر وہ اپنے آپ کو ظاہر کریں تو بڑا نتیجہ ظاہر ہوگا - خدا نے ہم کو بلایا ہے - لوگوں کو جیکر ان میں اپنے آپ کو ڈالیں مسیحی زندگی کو ڈالیں جسکو ہم نے حاصل کیا ہے تو ایسے لوگ پیدا ہونگے - کل ہند مسیح کے پاس آئیگا - کبھی کبھی ہم ڈرتے ہیں کہ ہم ناکامیاب ہو جائینگے - لیکن یاد رہے کہ خدا کا جلالی ہاتھ موسیٰ کے بازو کے ساتھ جاتا ہے - جلسہ دعا کے ساتھ ختم ہوگا ۔

جلسہ پھر دوپہر کو دعا اور گیت کے ساتھ شروع ہوا پادری سرکار صاحب نے شخصی کام کی ذمہ واری پر زور دیا - اُن کی کتاب آدمیوں کے مچھوے میں ان تمام لیکچروں کا ذکر ہے - اور اس کے بعد پادری بائلی صاحب نے شخصی کام کے متعلق جنوبی ہند کا تجربہ بیان کیا جلسہ دعا کیساتھ ختم ہوا ۔

رات کو ۷½ بجے گرجہ گھر میں پھر ایک اور جلسہ دعا کے ساتھ فراہم ہوا - اور پادری سرکار صاحب نے بشارتی اتفاقی تحریک کے بارے میں ایک پُر زور لیکچر دیا جس سے سامعین پر بڑا اثر ہوا اور ایک سنسنی محسوس ہوئی - جلسہ دعا کے ساتھ ختم ہوا ۔

۲۰ ستمبر کو دو جلسہ ہوئے - اور اس میں پادری ویبرٹن صاحب دہلی نے سفارشی دعا کے مضمون پر ایک درس دیا - اور پھر پادری بائلی صاحب نے بھی ایک درس دیا اور اسی طرح خلوتی اجلاس بائیں کھوکہ بالاخانے کی زندگی کے جلسہ سہارنپور میں ختم ہوئے - تاکہ سو مختلف مقاموں میں یہ بالاخانے کی زندگی پھیلے اور بڑھے - اور مسیح کے لئے لوگ جیتے جائیں -

یہ جلسے عجیب جلسے تھے - قابلیت وفیصلہ محبت و اتفاق - خوشی و امن - چین و آرام اور تسلی اور شادمانی - غرضیکہ روحانی زندگی کا اظہار تھا - اور لوگ دعا اور کلام کی خدمت میں مشغول تھے - یہ سب کامیابی دعا کے کمرے سے تھی - جہاں لوگ مسیح سے خاص طور پر ملاقات کرتے تھے - رہائش اور کھانے پینے کا انتظام بہت اچھا تھا - اور شکایت کوئی نہ تھی - خدا کی بڑی مہربانی تھی - ہم پادری پی بی رائے - مسز رائے - مس بائنڈ - مسٹر چرنجی



صاحبان کے بہت شکر گزار ہیں کہ اُنہوں نے ہمارے کھانے پینے کی خوب عمدہ فکر کی

الراقم :- پادری اے ڈبلیو سیلی۔ از سرسادہ

ثلاثہ

میرا منجی ہے مالک ہر دو جہاں
جسکے قبضہ میں سارا ہی کون مکاں

میں چھوڑ کے در اُس کا جاؤں کہاں
میرے دردِ گناہ کی دوا ہی نہیں۔

تیرے در کے سوالی ہیں شاہ و گدا
میری بگڑی ہوئی کو وہ دیگا بنا

ہے تیرے ہی ہاتھ میں میری دوا۔
بن اُس کے تو میری شفا ہی نہیں۔

ڈھونڈا مسجد میں اُس کو تو پایا نہیں
اُس کا مندر میں ملتا پتا ہی نہیں۔

وہ تو حاضر و ناظر ہے ہر اک مکاں
خالی اُس سے تو کوئی جگہ ہی نہیں۔

شکم ماہی میں یونس کو لیا بچا
کی اُس نے جو نہی تجھ سے التجا

واہ واہ! تیری عجائب ہے قدرت کیا
میں نے پایا تو اس کا پتہ ہی نہیں

عنایت عاجز ہے اے میرے رب قدیر
کرو اب تو کرم اُس پہ چلے مسشیر

لینا مجھکو بھی اپنے ساتھ ملا۔
تجھ بن تو میرا بھلا ہی نہیں۔

از قلم۔ جے۔ عنایت اللہ۔ عنایت ہیڈ ماسٹر مشن سکول طوہ ضلع جہلم۔

فراموش مت کیجئے۔ بلکہ اسی ہفتہ دس خریدار پیدا کر کے مسیحیر کے نام لکھکر دفتر داستان میں بھیجدیجئے

مونی بابا

گذشتہ سے پیوستہ

میں باپ کی مہربانی محسوس کرنے لگا۔ اِس کے بعد وہ مجھکو اُس پاک جگہ لے گیا۔ پہونچتے ہی ایک بڑے لمبے دالان میں میرے لئے جگہ مقرر ہوئی اور دو دن بعد چاول اور روٹی کھا کر اس کی بے نہایت مہربانی کر

بقیہ نوٹ :- میں بھی راحت کی تلاش میں سنیاسی کے بھیس میں نکلا پہلے تو نیپال کیطرف جانے کی کوشش کی۔ پر تھوڑی دور جا کر سخت بت پرستی کو دیکھ کر میں اُس طرف سے لوٹا۔ پھر ارادہ ہوا کہ چترکوٹ میں جا کر چار سے لعل سے ملوں پر گورکھپور کے علاقے میں ایک جگہ پر مجھ کو چند سادھو ملے انہوں نے بیان کیا کہ رشی کیش (عام بولی میں رکھی کیش) نام ایک نہایت عمدہ جگہ ہے جو میں نے رکھی کیش کی نسبت اپنے دل میں ایسی ایک شاعرانہ تصویر کھینچی کہ گویا دنیا میں اگر بہشت ہے تو رکھی کیش ہے اور وہاں مجھکو ایسی کوئی گپھا ملجائیگی کہ جس میں بیٹھ کر میں تمام وقت بھگوان دھیان میں لولین رہونگا۔ سو میں بڑی بڑی مصیبتیں جھیلکر کئی مہینوں میں رکھی کیش پہونچا۔ بارش کا موسم تھا۔ رکھی کیش گارے اور کیچڑ سے بھرا ہوا تھا۔ راستے میں کیچڑ ہی میں پڑا ہوا کوئی سادھو مر گیا تھا۔ اور اُسکی سڑی ہوئی نعش سے سخت بدبو نکل رہی تھی اُس ہولناک نظارے کو دیکھ کر میرا دل اُس جگہ سے بالکل ہٹ گیا اور جیوں تیوں کسی دھرمسالہ میں رات کاٹی اور دوسرے دن وہاں سے بھاگ گیا۔ میں پیار یعل کو شاباش دیتا ہوں کہ وہ اپنے تصور کی تصویر کو برباد ہوتے دیکھکر بھی اپنا دل جما کر وہاں ٹک گیا۔ جو اُس دھرم کا مست کھانا۔ رشیوں منیوں کے تپو بن اب ہند میں ہیں نہیں جیسا زندگی کا جنگ دنیا میں ہو رہا ہی زندگی کا جنگ ویرانے میں بھی ہے۔

محسوس کیا۔ خواہ وشیش میں خواہ پرویش میں ماں سماں میرے پہلو میں طرح طرح کے خواب دیکھ کر رات کٹی۔

تاریخ ۱۷۔ جو کہ زمیں ماں کی مہربانی محسوس کی ماں نے آج روٹی اور شکر کھلائی۔

"تاریخ ۱۸۔ آج ایک طرہ گذر رہا ہے دو دن سے بارش ہو رہی ہے دعا چل رہی ہے۔ ماں جس طرح مجھ کو رہنے کی جگہ اور خوراک دے رہی ہے۔ سو جیسا "تاپس مالا" (یہ ایک بنگالی کتاب ہے جس میں چند چھوٹی درویشوں کی سرگذشت تالیف کیگئی) میں کسی کسی درویش کی زندگی میں پڑھا اُس سے کچھ کم حیرت افزا نہیں۔ ایسی ماں حاصل کئے بغیر میں کبھی گھر واپس نہیں جاؤنگا۔ رات کو ایک طرح کی سستی کے باعث نیند کا غلبہ ہو گیا تھا۔

تاریخ ۱۹۔ کل کی نسبت آج حالت اچھی ہے باپ کی مہربانی سے عبادت زیادہ گہری ہو رہی ہے۔ "تجھ مہارا جہ ہے اور خلقت جس کی رعایا ہے" (یہ ایک بنگالی گیت کا پہلا جملہ ہے) اِس گیت کا مطلب اب میں سمجھتا ہوں۔

"تاریخ ۲۰۔ صبح کو مہنت کے حکم سے ایک شخص نے آکر بڑی حلیمی سے مجھے وہاں سے چلے جانے کو کہا۔ میں بھی تھوڑی سی دعا کے بعد اُٹھ کر وہاں سے چلدیا پھر سیانک سشیلا پہونچا وہاں کئی شخص ملے۔ جو انومید ہانی کے درشن کو جا رہے تھے۔ میں بھی اُن کے ساتھ ہو لیا ۲ بجے وہاں پہونچکر لچھمن جھولا کا خط دیتے ہی روٹی اور بھات کھانے کو ملا۔ اس کے بعد ایک اچھی جگہ پر ایک ایکانت مکان ملا۔ آشرم بڑی خوبصورت جگہ پر واقعہ ہے۔ چاروں طرف پہاڑ بیچ میں مندا کنی ندی۔ آشرم میں پتھر کے بنے ہوئے بہت سے مکان ہیں۔ اور بہت سے مکان تیار ہوتے ہوتے رہ گئے۔ کیونکہ سنت جی بابا جی کے

مرنے کے بعد آشرم کی آمدنی گھٹ گئی۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی بابا اِس آشرم کا مہنت تھا۔ آشرم پہاڑ کے ابھرے ہوئے سرے کے نیچے سے شروع ہو کر نیچے ندی کے کنارے تک پھیلا ہوا ہے۔ میں نیچے کے مندر کے برآمدے میں رہتا ہوں رات ایک طرح کٹ گئی۔

تاریخ ۲۱۔ میں پھر اوپر نہیں گیا۔ دن کے وقت تو میرے کھانے کے لئے کچھ نہیں آیا۔ شام کو ماں کی مہربانی سے اوپر سے کافی دودھ اور روٹی ملی

تاریخ ۲۲۔ آج کی عبادت میں بڑی خوشی حاصل ہوئی۔ ماں کی مہربانی سے ایمان اور بھروسہ بڑھ رہا ہے۔ آج بھی ماں نے کافی کھانا عنایت کیا۔

تاریخ ۲۳۔ گناہ کی جلن سے دل سخت بے چین ہے

تاریخ ۲۴۔ جلن اور بھی تیز ہے۔ روتے روتے دن کٹ رہا ہے کبھی کبھی خودکشی کرنے کا ارادہ ہوتا ہے میرا حال وہ جو دل کا جاننے والا جانتا ہے۔

تاریخ ۲۵۔ کل شام سے لیکر آج قریب دوپہر تک سخت پراشچت ہو گیا*۔ (باقی دارد)

ضرورت

سی ایم ایس سکول کے لئے دو ایسے استادوں کی ضرورت ہے۔ جو اردو اچھی طرح پڑھ لکھ سکیں اور گانا اور کوئی باجا بجانا بھی جانتے ہوں تنخواہ مبلغ ۲۰ عہ ماہوار اپنی صحت اور چال چلن کے خطوط پادری ٹی مسکمانی صاحب شیخ منڈپ این ڈبلیو آر (کوئٹہ ڈسٹرکٹ) کے پتہ پر درخواست کریں۔

*نوٹ: اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ طہارت میں بڑی آسانی سے پاکیزگی حاصل ہو سکتی ہے۔ اُن کا یہ خیال غلط ہے۔ (باقی دارد)

کرسچن بوائز بورڈنگ سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۶ء

تسلی بخش انتظام

حرفتی کارخانہ۔ یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے عرصہ دراز سے جاری ہے۔ مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۲ء سے حصہ بورڈ پرائمری کی جماعتیں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی کر دی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔ شرح خرچ خوراک ماہوار فی طالب علم للعوض جماعت ابتدائی فی طالب علم ... سرکاری شرح منظور شدہ۔ قیمت کتب سٹیشنری علاوہ۔ صرف ہائی کے طالب علم برائے حصول تعلیم مشن سکولوں میں داخل ہوتے ہیں سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی وغیرہ مناسب قیمت پر فروخت ہوتا ہے علاوہ ازیں جرابیں کمبل کپڑا وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں ... مزید حالات بذریعہ پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ (گورداسپور)

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے جاری ہے۔ اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پرفضا و صحت افزا مقام پر واقع ہے۔ اس کے متعلق وسیع اور ہوادار بورڈنگ ہوس۔ خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کے لئے خوش وضع حوض۔ عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ مزید برآں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ سکول میں چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے لہٰذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔

المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول

بٹالہ۔ ضلع گورداسپور

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک — [illegible]

ہندوستان و پنجاب سے مع " — [illegible]

غیر ممالک سے " " — ۱۳/

قیمت ہر صورت میں پیشگی لیجاوے گی۔

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ
کالم کا ⅛ حصہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چوتھائی کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۳ ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ: نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں۔

پادری سی ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مینیجر نور افشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام و الکی برادرز چھپا۔